الدرس السادس

چھٹا درس

کلمہ توحید کی شرطیں 3/1

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ "کی سات شرطیں ہیں۔ کلمہ کا اقرار اس وقت تک صحیح نہیں ہو سکتا جب تک یہ ساری کی ساری شرطیں پوری نہ کی جائیں، اور ان میں سے کوئی ایک شرط بھی کم نہ ہو۔

1- علم: نفی واثبات کے ساتھ کلمہ کا صحیح معنی کا علم اور اس کی وجہ سے جو عمل لازمی ہے اس کا علم ہونا-جب بندے کو یہ علم ہو گیا کہ اللہ تعالی ہی تنہا معبود برحق ہے اور اس کے علاوہ دوسروں کی عبادت باطل ہے، تب کہیں گے کہ اسے کلمہ کے معنی کا صحیح علم حاصل ہوا۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: "چنانچہ تم خوب جان لو کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں"۔[محمد:١٩]. حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو آدمی یہ جانتے ہوئے مرا کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی معبود برحق نہیں وہ جنت میں پہنچ گیا"۔[مسلم ٢٦]

2- یقین: اس کا معنی یہ ہے کہ کلمہ توحید کے الفاظ زبان سے اس طرح ادا کرے کہ اس کا دل یقین واطمینان سے بھرا ہوا ہو، جن وانس کے شیاطین جو شکوک ڈالتے ہیں ان کا شکار نہ ہو بلکہ اسکے معنی ومراد پر پختہ یقین رکھتے ہوئے اس کلمے کو ادا کرے، اللہ تعالی نے فرمایا: "مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر، اس کے رسول پر پکا ایمان لائیں پھر شک وشبہ میں نہ پڑیں"۔[الحجرات:١٥]. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَسُولَ اللّٰہ" کی گواہی دیتا ہوں، جو بندہ بھی ان دونوں باتوں میں شک میں پڑے بغیر جب اللہ تعالی سے ملے گا تو جنت میں داخل ہو جائے گا"۔[مسلم ٢٧]

3- قبول: یعنی کلمہ توحید کے تقاضے کو دل وزبان سے قبول کرے، جو بات بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آئی ہو اس پر ایمان لائے، ہر بات کو مانے اور ان میں سے کسی کا بھی انکار نہ کرے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالی کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالی پر اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے۔ انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں، اے ہمارے رب، اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے"۔[البقرة:٢٨٥]

اس کلمہ کے انکار اور عدم قبول میں وہ آدمی داخل ہو جاتا ہے جو بعض احکام شریعت اور حدود پر اعتراض کرتا ہے، یا ان کو رد کرتا ہے، جیسے بعض لوگ چوری اور زنا کی سزا پر اعتراض کرتے ہیں، یا ایک سے زیادہ بیویوں کے رکھنے اور وراثت کے اصولوں پر اعتراض کرتے ہیں وغیرہ۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: "اور دیکھو کسی مومن مرد وعورت کو اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ آجانے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا"۔[الأحزاب:٣٦]